بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں

جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنیوالا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے
پاک ہونے کیلئے ضروری ہے کہ جھوٹ اور ہر قسم کے شرک سے انسان بچے

تکبر شیطان سے آیا ہے اور شیطان بنا دیتا ہے
جب تک انسان اس سے دور نہ ہو یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہوجاتا ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ مورخہ 16 / جون 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (لندن)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: گزشتہ خطبہ میں میں نے بتایا تھا کہ تقویٰ کیلئے اخلاق ضروری ہیں۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد ہے کہ متقی انسان اس وقت بنتا ہے جب اس میں تمام خلق موجود ہوں۔ پس مؤمن کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ تمام اخلاق کو اپنائے تب ہی وہ اعلیٰ خلق اس میں پیدا ہو سکتے ہیں جو ایک متقی کیلئے ضروری ہیں لیکن بعض خلق کی باتیں ایسی ہیں جو اگر ایک مؤمن میں نہیں تو پھر اسکے ایمان کا معیار بھی محل نظر ہوجاتا ہے۔ ان میں سے سب سے اہم بات جھوٹ سے بچنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔

پس تم بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ پس بتوں کی پرستش اور جھوٹ کو ملا کر واضح کر دیا کہ اگر تمہارے اندر سچائی نہیں اور سچی بات کہنے کی عادت نہیں تو یہ ایسا ہی بڑا گناہ ہے جیسے بتوں کو پوجنا۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ ایک مؤمن کو خدا تعالیٰ کی وحدانیت پر بھی ایمان ہو اور پھر ظاہری یا مخفی بتوں کی پلیدی میں بھی وہ ملوث ہو۔

پس یہ بہت بڑی اور کھلی اور واضح وارننگ ہے ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو کہ اگر مؤمن ہو تو سچائی کے اعلیٰ معیار بھی اپنانے ہوں گے ورنہ اپنے ایمان کی فکر کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس بارے میں بڑے درد کا اظہار کیا ہے جو ہر احمدی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے تا کہ ہم اپنے ایمانوں کو مضبوط کرتے ہوئے تقویٰ کی طرف بڑھنے والے ہوں۔ آپ فرماتے ہیں: قرآن شریف نے دروغ گوئی کو بت پرستی کے برابر ٹھہرایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ یعنی بتوں کی پلیدی اور جھوٹ کی پلیدی سے پرہیز کرو۔ یعنی جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنیوالا خدا کا بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ پس پاک ہونے کے لئے ضروری ہے کہ جھوٹ اور ہر قسم کے شرک سے انسان بچے۔

فرمایا: جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جھوٹ بولنے والوں کا اعتبار یہاں تک کم ہوجاتا ہے کہ اگر وہ سچ کہیں تب بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس میں بھی کچھ جھوٹ کی ملاوٹ نہ ہو۔

اگر جھوٹ بولنے والے چاہیں کہ ہمارا جھوٹ کم ہو جاوے تو جلدی سے دور نہیں ہوتا۔فرمایا کہ مدت تک ریاضت کریں تب جاکر سچ بولنے کی عادت ان کو ہوگی۔

آپ فرماتے ہیں جیسا احمق انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر پتھر کی طرف سر جھکاتا ہے ویسے ہی صدق اور راستی کو چھوڑ کر اپنے مطلب کے لئے جھوٹ کو بت بناتا ہے۔اس سے بڑھ کر اور کیا بدقسمتی ہوگی کہ جھوٹ پر اپنی زندگی کا مدار سمجھتے ہیں مگر میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ آخر سچ ہی کامیاب ہوتا ہے بھلائی اور فتح اسی کی ہے۔آپ فرماتے ہیں یقینا یاد رکھو جھوٹ جیسی کوئی منحوس چیز نہیں۔عام طور پر دنیادار کہتے ہیں کہ سچ بولنے والے گرفتار ہو جاتے ہیں مگر میں کیونکر اس کو باور کروں مجھ پر سات مقدمے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی ایک میں ایک لفظ بھی مجھے جھوٹ لکھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔اللہ تعالیٰ تو آپ سچائی کا حامی اور مددگار ہے۔یہ ہوسکتا ہے کہ وہ راستباز کو سزا دے؟ اگر ایسا ہو تو پھر دنیا میں کوئی شخص سچ بولنے کی جرأت نہ کرے اور خدا تعالیٰ پر صحیح اعتقاد اٹھ جاوے۔راستباز تو زندہ ہی مرجاویں۔فرماتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ سچ بولنے سے جو سزا پاتے ہیں وہ سچ کی وجہ سے نہیں ہوتی وہ سزا ان کی بعض اور مخفی در مخفی بدکاریوں کی ہوتی ہے۔خدا تعالیٰ کے پاس تو ان کی بدیوں اور شرارتوں کا ایک سلسلہ ہوتا ہے ان کی بہت سی خطائیں ہوتی ہیں اور کسی نہ کسی میں وہ سزا پالیتے ہیں۔فرمایا کہ مستقل نیکیوں کی عادت ڈالنی چاہئے اور نیکیوں پر دوام حاصل ہونا چاہئے اور جب استغفار کرے انسان اور برائیوں سے بچنے کے لئے عہد کرے تو پھر اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی کوشش کرے۔

حضور انور نے فرمایا: دنیاداروں کی تو یہ حالت ہے کہ ہر معاملے میں چھوٹی سے چھوٹی بات میں بھی جھوٹ بولتے ہیں چنانچہ گذشتہ دنوں نیشنل جیوگرافک کا رسالہ آیا اس میں ایک بڑا مضمون تھا جھوٹ کے بارے میں اور یہ تحقیق تھی کہ ہم جھوٹ کیوں بولتے ہیں۔انہوں نے جو سروے کیا اس پر پتا چلا کہ ہر شخص روزانہ تین چار جھوٹ بولتا ہے اور مختلف قسم کے جھوٹ ہیں کسی کی گائیڈنس کرنی ہے تو صحیح نہ کر و اس میں بھی جھوٹ بولا۔دھوکہ دینا ہے کسی کو اس کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔اپنی کمزوریاں چھپانے کیلئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔غلط تاثر اپنے بارے میں قائم کروانے کے لئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔اپنی خود پسندی کیلئے جھوٹ بولا جاتا ہے۔یہ تو چھوٹے چھوٹے جھوٹ ہیں بڑے جھوٹوں میں اس نے ذکر کیا کہ خاوند اور بیوی اپنے تعلقات سے جو ان کے غیروں سے ہوتے ہیں ان کو چھپانے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں۔جب بیوی اور خاوند کی دوستیاں غلط رنگ میں ہو جاتی ہیں آزادی کی وجہ سے اس پہ جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔پھر جھوٹ کا جب پول کھلتا ہے تو پھر لڑائیاں شروع ہو جاتی ہیں پھر علیحدگیاں اور طلاقوں تک نوبت آجاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: ہمارے ہاں بھی اگر آپ جائزہ لیں تو طلاق اور خلع کی نوبت اس لئے آتی ہے کہ جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے جبکہ اسی بنیادی نفسیات کو سمجھتے ہوئے ہمیں نکاح کے خطبے میں جن آیات کی تلاوت کرنے کا کہا گیا ہے اس میں یہ آیت بھی شامل ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف اور سیدھی بات کیا کرو۔اور پھر آگے فرمایا یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا کہ اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو معاف کر دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے وہ بڑی کامیابی حاصل کرتا ہے۔فرمایا: جب آزادی کے نام پر پردے ختم ہوتے ہیں تو پھر شکوک پیدا ہوتے ہیں اور اس طرح پھر بداعتمادی پیدا ہوتی ہے پھر جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے ایک سلسلہ چل پڑتا ہے جو نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔

فرمایا: بہرحال اللہ تعالیٰ نے یہاں میاں بیوی کے تعلق میں اس حد تک سچائی کی بات کی ہے کہ کوئی ایچ پیچ نہ ہو سچائی کا اعلیٰ ترین معیار

ہواوراس سے جہاں تمہارے تعلقات خوشگواررہیں گے تمہارے بچے بھی بہت سے مسائل سے بچیں گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بھی معاف کرے گا اور فوز عظیم اور بڑی کامیابیاں بھی عطا کرے گا۔ پس یہ خوبصورت حکم ہے اسلام کا لیکن اسکے باوجود جو قول سدید سے کام نہیں لیتے اس سے زیادہ بدقسمت اور کون ہوسکتا ہے۔

پس ہمیں اپنی سچائی کے معیاروں کو پرکھنے کی ضرورت ہے ان پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ گواہیوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ جھوٹی گواہیاں نہ دو چنانچہ عباد الرحمن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ۔ اور وہ لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ فرمایا: اگر ہم چاہتے ہیں کہ رحمان خدا کے بندے بنیں اور ایمان میں بڑھیں تو پھر جھوٹ سے بچنا ہوگا۔ ہماری سچائی کے معیار کیا ہونے چاہئیں اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کرکے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کرلو اگرچہ ایک بچے سے۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو جیسا کہ اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے۔ اجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔ یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ فرمایا کہ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے۔ سچی گواہی دو اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ۔ یعنی اے ایمان والو انصاف اور راستی پر قائم ہو جاؤ اور سچی گواہیوں کو للہ ادا کرو اگرچہ تمہاری جانوں پر ان کا ضرر پہنچے یا تمہارے ماں باپ اور تمہارے اقارب ان گواہیوں سے نقصان اٹھاویں۔ پس یہ معیار ہے سچائی کا۔ بیشک یہ انصاف کا بھی معیار ہے لیکن انصاف قائم نہیں ہوتا اس وقت تک جب تک سچائی نہ ہو۔ پس یہ معیار ہیں جو ایک مؤمن کے لئے ضروری ہیں۔ خدا تعالیٰ نے عدل کے بارے میں جو بغیر سچائی پر پورا قدم مارنے کے حاصل نہیں ہوسکتی فرمایا ہے۔ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى۔ یعنی دشمن قوموں کی دشمنی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔ فرمایا کہ انصاف پر قائم رہو کہ تقویٰ اسی میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میں سچ سچ کہتا ہوں فرماتے ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ دشمن سے مدارات سے پیش آنا آسان ہے مگر دشمن کے حقوق کی حفاظت کرنا اور مقدمات میں عدل اور انصاف کو ہاتھ سے نہ دینا یہ بہت مشکل اور فقط جواں مردوں کا کام ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس آیت میں محبت کا ذکر نہیں کیا بلکہ معیار محبت کا ذکر کیا ہے کیونکہ جو شخص اپنے جانی دشمن سے عدل کرے گا اور سچائی اور انصاف سے درگزر نہیں کرے گا وہی ہے جو سچی محبت بھی کرتا ہے۔

پس ایک مؤمن کی سچائی کا معیار یہ ہو کہ ایک دشمن کو بھی نقصان پہنچانے کے لئے بھی جھوٹ نہیں بولنا۔ جب دشمن سے یہ معیار ہوں گے سچائی کے تو پھر آپس کے تعلقات میں سچائی کے معیار بڑھنے کی وجہ سے محبت کے معیار بڑھیں گے اور محبت میں جھوٹ نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کو سمجھنے کی توفیق دے بلکہ سچائی سے بڑھ کر آگے قول سدید پر قائم ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

فرمایا: پھر ایک اہم نیکی جو مؤمن کا خلق ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہے وہ عاجزی اور تکبر سے دوری ہے۔ تکبر کرنے والے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ کہ اور نخوت سے انسانوں کے لئے اپنے گالوں کو نہ پھلاؤ اور زمین میں یونہی اکڑتے ہوئے نہ پھرا کرو اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے اور فخر ومباہات کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ یاد رکھو تکبر شیطان سے آیا

ہے اور شیطان بنا دیتا ہے۔ جب تک انسان اس سے دور نہ ہو یہ قبول حق اور فیضان الوہیت کی راہ میں روک ہو جاتا ہے۔ کسی طرح سے بھی تکبر نہیں کرنا چاہئے نہ علم کے لحاظ سے نہ دولت کے لحاظ سے نہ وجاہت کے لحاظ سے نہ ذات اور خاندان اور حسب نسب کی وجہ سے کیونکہ زیادہ تر انہی باتوں سے تکبر پیدا ہوتا ہے اور جب تک انسان ان گھمنڈوں سے اپنے آپ کو پاک صاف نہیں کرے گا اس وقت تک وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک برگزیدہ نہیں ہو سکتا۔ شیطان نے بھی تکبر کیا تھا اور آدم سے اپنے آپ کو بہتر سمجھا اور کہہ دیا کہ اَنَا خَیۡرٌ مِّنۡہُ ۚ خَلَقۡتَنِیۡ مِنۡ نَّارٍ وَّ خَلَقۡتَہٗ مِنۡ طِیۡنٍ۔ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ خدا تعالیٰ کے حضور سے مردود ہو گیا اور آدم اپنی کمزوری کا اعتراف کرنے لگا اور خدا تعالیٰ کے فضل کا وارث ہوا۔ وہ جانتے تھے کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا اس لئے دعا کی۔ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَ اِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَ تَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو نصیحت فرمائی ہے کہ یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے۔ آجکل آخری عشرے سے گزر رہے ہیں آگ سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے ان دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔

آپ فرماتے ہیں: سچی معرفت اسی کا نام ہے کہ انسان اپنے نفس کو مسلوب اور لاشیٔ محض سمجھے اور آستانہ الوہیت پر گر کر انکسار اور عجز کے ساتھ خدا تعالیٰ کے فضل کو طلب کرے اور اس نور معرفت کو مانگے جو جذبات نفس کو جلا دیتا ہے اور اندر ایک روشنی اور نیکیوں کے لئے قوت اور حرارت پیدا کرتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: درحقیقت یہ گند جو نفس کے جذبات کا ہے اور بداخلاقی کبر ریاء وغیرہ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے اس پر موت نہیں آتی جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ یہی وجہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا آپ اعمال سے داخل جنت ہوں گے تو یہی فرمایا کہ ہرگز نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے۔ فرمایا کہ انبیاء علیہم السلام کبھی کسی قوت اور طاقت کو اپنی طرف منسوب نہیں کرتے وہ خدا سے ہی پاتے ہیں اور اسی کا نام لیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: پس انبیاء جو اللہ تعالیٰ کے خاص بندے ہیں ان کا یہ حال ہے ایک عام انسان کو کتنی عاجزی دکھانی چاہئے اور کتنا اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکرگزار ہوتے ہوئے مزید جھکتے چلے جانا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے بتائے ہوئے طریق پر چلتے ہوئے تمام برائیوں سے بچنے اور تمام اعلیٰ اخلاق کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہماری سچائیوں کے بھی وہ معیار ہوں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والے ہوں اور ہماری عاجزی کے بھی وہ معیار ہوں جو خدا تعالیٰ کو پسند آئیں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کے ایسے افراد بنیں جیسا کہ وہ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

......☆......☆......☆......

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 16th June 2017

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....
....
....
....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB